مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

عقیدۂ ختم نبوت
اور
فتنۂ قادیانیت



محمد انس احمد اختر القادری

ناشر
جمعیت رضائے مصطفیٰ کراچی

پیش لفظ

از ---- خلیفۂ حضور تاج الشریعہ
علامہ حضرت محمد یونس شاکر القادری مدظلہ العالی

نحمدہٗ ونُصلی ونُسلم علیٰ خاتم النبیین ○

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید الاولین والآخرین، خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب میری امت میں تیس (30) کذاب ہوں گے، ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' (سنن ابی داؤد)

عقیدۂ ختم نبوت ایمان کا جز ہے اور ایمان والوں نے اس عقیدہ کی حفاظت کیلئے نہ جان دینے سے کبھی اعراض کیا اور نہ اس عقیدہ کے منکر کی جان لینے میں کبھی تامل کیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، مختار ثقفی ودیگر کوئی بھی مسلمانوں کے غیض وغضب سے نہ بچ سکا اور جہنم ہی ان کا ٹھکانہ ہوا۔

لیکن شامت اعمال کے سبب جب مسلمانوں کی ظاہری شان وشوکت اور حکومت جاتی رہی تو دشمنوں نے اسلام اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹادینے کی اپنی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کیلئے ہر حربہ آزمایا قومی، ملی، سیاسی، سماجی معاشی، معاشرتی ہر سطح پر مسلمانوں کا تشخص مٹادینے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اسی طرح دین فروشوں کے ذریعہ اسلام کو اندرونی طور پر کمزور کرنے اور تقسیم کرنے کیلئے بیشمار فتنے نہ صرف پیدا کئے، انہیں پالا پوسا بلکہ امت میں انتشار وافتراق کو قائم رکھنے کیلئے آج بھی ان کی حفاظت وآبیاری کررہے ہیں۔

ہندوستان میں اپنے دور اقتدار میں انگریزوں نے ایک جھوٹا نبی تیار کیا جسے آج

دنیا مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے جانتی ہے۔ اس کذاب نے مسلمانوں سے ایمان جیسی قیمتی شے چھین لینے کی پوری کوشش کی لیکن علمائے اہلسنت کی کاوشوں کے سبب اسے ہمیشہ ذلت ہی اٹھانی پڑی۔ ان علمائے اسلام میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، علامہ غلام دستگیر قصوری، پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خان علیہم الرحمہ وغیرہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

تقریباً تمام ہی اسلامی ممالک میں اس فتنہ کی تبلیغ وتشہیر پر پابندی عائد ہے۔ پاکستان بننے کے بعد جب قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں حد سے بڑھیں تو مسلمانان پاکستان نے دومرتبہ ان کے خلاف تحریک چلائی اور علمائے اہلسنت کی کوششوں کے سبب قادیانی 7/ ستمبر 1974ء کو قانونی طور پر کافر قرار پائے۔

لیکن آج ہمارے حمیت دین سے عاری حکمرانوں کی بے راہ روی اور دین سے دوری کے نتیجہ میں ایک مرتبہ پھر اس جھوٹے نبی کے پیروکاروں نے سر اٹھانا شروع کردیا ہے اور اپنے دھرم کی تبلیغ واشاعت کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ زیر نظر رسالہ ''عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت'' عوام المسلمین کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور اس فتنہ کی تباہ کاریوں سے آگاہ کرنے کیلئے مؤلف کی ایک اچھی کاوش ہے، اللہ تعالیٰ مؤلف اور ناشرین کو بہترین اجر مرحمت فرمائے اور تمام مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین

خاکپائے حضور تاج الشریعہ
محمد یونس شاکر القادری
26/08/2008

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO الحمد للہ رب العالمینO
الصلوٰۃ والسلام علیک یاسید الانبیاء والمرسلینO وعلیٰ اٰلک واصحابک یاخاتم النبیینO

فتح بابِ نبوت پہ بے حد درود — ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
(از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ)

ایمان نام ہے رسول خداﷺ کے بتائے ہوئے بنیادی عقائد و نظریات کو دل سے ماننے اور کسی بھی ایسی چیز کا انکار نہ کرنے کا جو قطعی اور متواتر طور پر ثابت ہو اور اسے عوام و خواص سب جانتے ہوں۔ ان بنیادی چیزوں کو ''ضروریات دین'' کہا جاتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، انبیاء کی نبوت، جنت و دوزخ، حشر و نشر وغیرہ۔ صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''کسی ایک ضرورت دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں، اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔'' نیز فرماتے ہیں: ''عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقۂ علماء میں نہ شمار کئے جاتے ہوں مگر علماء کی صحبت سے شرف یاب ہوں اور مسائل علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں۔'' (بہار شریعت، حصہ اوّل)

ان ہی ضروریات دین میں سے ایک رسول کریم ﷺ کا انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا خاتم ہونا ہے یعنی رب تعالیٰ نے انبیاء و رسل علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ آپ ﷺ پر ختم فرمادیا آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں ہوسکتا۔ قرآن و حدیث میں بے شمار نصوص رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر دال ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کی ضرورت و اہمیت اور مختصر تاریخ ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن عظیم کی بیشمار آیات رسول خداﷺ کی ختم نبوت پر بطور دلیل پیش کی جاسکتی ہیں، یہاں صرف وہ مشہور آیت مبارکہ پیش خدمت ہے جس میں رب کریم نے صراحت کے ساتھ سرکار ﷺ کے ''خاتم النبیین'' ہونے کا تذکرہ آپ ﷺ کے اسم گرامی کی وضاحت

کے ساتھ فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے: ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ○'' (سورۂ احزاب، آیت 40) ترجمہ: (اے لوگو! حضرت) محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے (آخری نبی ہیں)۔ (کنز الایمان)

احادیث کریمہ میں بھی خاتمیت محمدی ﷺ کا مضمون کثرت سے بیان ہوا ہے مختصراً چند احادیث کا صرف ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے: ''بھلا یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھی؟'' فرمایا: ''وہ اینٹ میں ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں۔'' (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔'' (صحیح مسلم و جامع ترمذی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک رسالت و نبوت ختم ہو گئی میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی نبی۔'' (جامع ترمذی)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: ''میں تمام انبیا کے آخیر میں ہوں اور تم بھی آخری امت ہو۔'' (سنن ابن ماجہ)

نیز خاتم الانبیاء ﷺ نے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے بعد سب سے افضل ترین انسانوں یعنی اپنے اصحاب و اہل بیت اور آل کے بارے میں نام بنام فرما دیا کہ ان میں سے بھی کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔'' (سنن ابن ماجہ)

حضرت سعد بن ابی وقاص ﷜ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ﷜ سے فرمایا: ''تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (صحیح مسلم، جامع ترمذی)

حضرت ابن ابی اوفیٰ ﷜ سے روایت ہے کہ: ''اگر مقدر ہوتا کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے، مگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (صحیح بخاری)

ان ہی سے روایت ہے: ''اگر حضور اقدس ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضور ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم ﷜ انتقال نہ فرماتے۔'' (مسند احمد)

حضرت انس، جابر بن عبداللہ، ابن عباس، ابن ابی اوفیٰ ﷜ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق (سچا) پیغمبر ہوتا۔''

رحمت عالم ﷺ کا نام بنام ان حضرات سے نبوت کی نفی فرمانا اس لئے ہے کہ امت کے دل ودماغ میں یہ بات بٹھادی جائے کہ جب یہ افضل ترین ہستیاں نبی نہیں ہو سکتیں تو پھر دیگر انسان تو بدرجہ اولیٰ نبی نہیں ہو سکتے۔

لیکن شقاوتِ ازلی جن کا مقدر ٹھہری، انہوں نے تو نبوت کے جھوٹے دعوے کرنے ہی تھے اور اسی لئے غیب جاننے والے آقا ﷺ نے پہلے ہی فرمادیا تھا:

'' حضرت ثوبان ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب میری امت میں تیس (30) کذاب ہوں گے، ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' (سنن ابی داؤد)

حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال نکل آئیں گے، جو تیس (30) کے قریب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کریگا۔'' (صحیح بخاری ومسلم)

عقیدۂ ختم نبوت امت مرحومہ کا اجماعی عقیدہ ہے، ہر دور میں علماء حق نے اس

عقیدہ کے منکر کے قتل کا فتویٰ دیا،صرف دو مشہور کتب کے حوالے ملاحظہ کیجئے ،قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''وہ شخص بھی کافر ہے جو کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی اور شخص کی نبوت کا اقرار کرے (خواہ آپ ﷺ کے زمانۂ حیات ظاہری میں یا) آپ کے بعد مانے۔'' نیز فرماتے ہیں: ''اس لئے کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ ایسے خاتم النبیین ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت ملنا ہی نہیں اور یہ کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی جانب سے خبر دی کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔'' (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، ج2)

''فتاویٰ ہندیہ'' میں ہے کہ: ''جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد ﷺ تمام انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں وہ مسلمان نہیں۔'' (فتاویٰ ہندیہ، ج2)

تاریخ کے سینے میں ایسی بے شمار مثالیں محفوظ ہیں کہ بندۂ مومن کو گھر بار، عزت و آبرو، اہل وعیال، جان و مال سب کچھ قربان کرنا پڑے وہ دریغ نہیں کرتا مگر اپنے ایمان و عقیدہ پر آنچ برداشت نہیں کرسکتا۔ عقیدۂ ختم نبوت بھی ان بنیادی عقائد میں سے ایک ہے جن پر ہمارے ایمان کا مدار ہے اور اس عقیدہ کی خاطر شمع رسالت کے پروانوں اور ختم نبوت کے فدائیوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔

ہمارا اصل موضوع دور حاضر کے کھلے منکرین ختم نبوت مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار ہیں، ضمناً اُن پردہ نشینوں کا بھی تذکرہ آئیگا جنہوں نے اس آشیانے کے لئے شاخِ نازک فراہم کی۔ اس سے پہلے انتہائی مختصراً مرزا قادیانی سے قبل کے جھوٹے دعویدارانِ نبوت کی ایک فہرست (نام، ادوار اور انجام کی) ملاحظہ کریں تاکہ اس فتنہ کی تاریخ سے تھوڑی سی آگاہی ہو جائے۔

اَسْوَد عنسی: (11 ہجری) حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اس کے محل میں گھس کر گردن توڑ کر جہنم واصل کیا۔

مُسیلمہ کذاب: (12 ہجری) سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے نیزہ مار کر جہنم واصل کیا۔

مختار ثقفی: (67ہجری) اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو چن چن کر قتل کیا اور یوں جاہ و مرتبہ حاصل کیا، لیکن بعد میں نبوت کا دعویدار بن بیٹھا۔ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ میں مارا گیا۔

حارث دمشقی: (69ہجری) خلیفہ عبدالملک بن مروان کے حکم پر واصل جہنم کیا گیا۔

مغیرہ عجلی اور بیان بن سمعان تمیمی: (119ہجری) اس وقت کے امیر عراق خالد بن عبداللہ قسری نے دونوں کو زندہ جلا کر راکھ کر دیا۔

بہافرید نیشاپوری: ابو مسلم خراسانی کے دربار میں اس کا سر قلم کیا گیا۔

اسحاق اخرس مغربی اور استادسیس خراسانی: دونوں خلیفہ ابوجعفر منصور کے دور میں ہوئے اور اسی کے حکم پر واصل جہنم کیے گئے۔

علی بن محمد خارجی: (207ہجری) خلیفہ معتمد کے دور میں جنگ میں شکست کے بعد سر قلم کیا گیا۔

بابک بن عبداللہ: (222ہجری) خلیفہ معتصم کے حکم پر اس کا ایک ایک عضو کاٹ کر الگ کر دیا گیا۔

علی بن فضل یمنی: (303ہجری) اہل بغداد نے اسے زہر دے کر ہلاک کر دیا۔

عبدالعزیز باسندی: (322ہجری) اسلامی لشکر نے اس کا محاصرہ کر کے شکست دی اور سر کاٹ کر خلیفہ کو بھیج دیا۔

حامیم مجلسی: (329ہجری) قبیلہ معمودہ سے ''احواز'' کے مقام پر جنگ میں مارا گیا۔

ابو منصور عیسی برغواطی: (369ہجری) بلکین بن زہری سے جنگ میں شکست کھا کر واصل جہنم ہوا۔

اصغر تغلبی: (439ہجری) حاکم وقت نصر الدولہ نے گرفتار کروا کر جیل میں ڈال دیا وہیں مرا

احمد بن قسی: (560ہجری) حاکم وقت عبدالمومن نے قید خانے کی نظر کر دیا وہیں ہلاک ہوا

عبدالحق مرسی: (667ہجری) اس نے ایک روز فسد کھلوایا، قہر الٰہی سے خون بہتا رہا یہاں

تک کہ ہلاک ہو گیا۔

عبدالعزیز طرابلسی: (717 ہجری) حاکم طرابلس کے حکم پر قتل کر دیا گیا۔

بعد کے ادوار میں مسلمانوں کی مجموعی تنزلی، حکمرانوں کا باہمی انتشار، آپس کی دشمنیاں اور دین سے دوری نے دشمنان اسلام کو اسلامی ممالک میں طاقتور بنا دیا جس کے سبب بایزید روشن (990 ہجری) بہاءاللہ نوری (1308 ہجری) اور مرزا غلام احمد قادیانی (1326 ہجری) اپنے شرعی اور منطقی انجام کو نہ پہنچ سکے بلکہ اسلام اور اہل اسلام کے لئے ناسور بن گئے۔ (ملخص از: عقیدۃ ختم النبوۃ)

انگریز کے ہندوستان (غیر منقسم برصغیر) میں وارد ہونے سے قبل اسلامیانِ ہند متفقہ عقائد کے حامل تھے، سوائے بعض مغل بادشاہوں کے دور میں ہندوستان میں بس جانے والے "اہل تشیع" کے، جن کی تعداد انگلیوں پر گنی جا سکتی تھی۔ انگریزوں نے ہندوستان پر مکمل قابض ہو جانے کے بعد اقتدار سے محروم کئے گئے مسلمانانِ ہند پر نہ صرف سیاسی، سماجی، معاشی اور معاشرتی مظالم کی انتہاء کی بلکہ انہیں ان کے دین سے پھیر دینے کی بھی بھرپور کوشش کی۔ پورے ملک میں برطانیہ سے بلائے گئے پادریوں کا جال بچھا دیا گیا جو اسلامی عقائد و نظریات اور بانی اسلام ﷺ پر اعتراضات کر کے عوام کے ذہنوں کو پراگندہ کرنے کے ساتھ ساتھ علماء اسلام کو دعوت مناظرہ بھی دیتے پھرتے۔ 1854ء میں برطانیہ کے مایہ ناز اور قابل ترین پادری "فنڈر" نے جابجا اسلام کی حقانیت کو چیلنج کرنا اور علماء اسلام کو للکارنا شروع کر دیا۔ اسی فتنہ پرور دور کا مشہور مناظرہ جو "مدرسۂ صولتیہ" مکہ مکرمہ کے بانی، جنگ آزادی 1857ء کے مرد مجاہد حضرت علامہ رحمت اللہ کیرانوی علیہ الرحمہ نے اپنے بعض دیگر رفقاء کی معیت میں پادری فنڈر سے کیا تھا اور ایسی عبرتناک شکست سے دوچار کیا کہ اسے ہندوستان سے منہ چھپا کے بھاگنا پڑا۔ اس دور کے علمائے حق نے مناظروں اور تصانیف کے ذریعہ عیسائیت کو ہندوستان میں قدم جمانے نہ دیئے اور انہی کی کاوشوں کے سبب ہندوستان میں "عیسائیت" کو اپنی ابتداء میں وہ ذلت نصیب ہوئی کہ

دنیائے عیسائیت آج بھی اس پر نوحہ کناں ہے۔

انگریزوں کے ظلم وستم اور مکاریوں وعیاریوں کے خلاف 1857ء کی جنگ برپا ہوئی۔ قطع نظر اس سے کہ وجوہات کیا تھیں یہ جنگ اسلامیان ہند کے لئے صد فی صد نقصان کا باعث بنی اور انگریز بھی چوکنا ہو گئے، انہوں نے اپنا طریقۂ واردات تبدیل کر لیا۔ انگریز شاطر نے جس طرح غداروں اور لالچیوں کے ذریعہ جنگ کا میدان جیتا تھا، اسی طرح اس نے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کا منصوبہ بنایا۔ ہندوستان بھر میں انہوں نے ایسے افراد کی تلاش شروع کردی کہ جو ہوں تو مسلمانوں ہی میں سے، عالم، مولوی کہلاتے ہوں، صوفی یا ولی کا لبادے میں ہوں، جبہ ودستار کے پردہ میں ہوں لیکن ان کے منہ میں زبان انگریز کی ہو، اور وہ اپنی اس چال میں انتہائی کامیاب رہے۔ یہ سازش چونکہ حکومتی تھی اس لئے انتہائی وسیع پیمانے پر کی گئی اور اس کی منصوبہ بندی دیرپا اور دوررس نتائج کو مدنظر رکھ کر کی گئی۔ مختصراً یہ سازش مسلمانوں کو فرقوں میں تقسیم کرنا تھی اور اس ساری جدوجہد کا مقصد اہل ایمان کے دلوں سے محبت مصطفیٰ ﷺ اور جذبۂ جہاد ختم کرنا تھا۔ حصول مقصد کیلئے انگریز شاطروں نے ''نیا نبی'' تجویز کیا جو اہل اسلام کو رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے بجائے اپنا اسیر بنائے اور جہاد کو منسوخ کردے۔

ہندوستان میں انگریز کا پہلا شکار اور امت میں افتراق کا بیج بونے والا تھا رئیس المبتدعین اسماعیل دہلوی، جس کے ذریعہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے افکار ''تقویۃ الایمان'' کی شکل میں شائع کیے گئے۔ یاد رہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی بھی انگریز کا کاشت کردہ پودا ہے، علمائے اسلام میں حضرت علامہ حیدر اللہ خان نقشبندی، حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، مفتی حرم مکہ علامہ احمد بن زینی دحلان مکی علیہم الرحمہ صراحۃً اس کے دعوئ نبوت کے قائل ہیں۔ (درۃ الدریانی علی الردۃ القادیانی، سیف چشتیائی، الدرر السنیہ)

علامہ عبد الحکیم اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ اسماعیل دہلوی کی کارستانیوں کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''موصوف نے اپنی رسوائے زمانہ اور ایمان سوز کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے ذریعہ ''خارجیت'' کی تبلیغ کی اس کے ساتھ ہی ''داؤد ظاہری'' کے انکار تقلید اور ''معتزلہ'' کے ''مزدار یہ'' فرقہ سے ''امکان کذب'' (یعنی اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے) کا عقیدہ لے کر سب کو ''تقویۃ الایمان'' میں اکٹھا کیا، گویا ''تقویۃ الایمان'' کی اصل بنیاد تو محمد بن عبد الوہاب نجدی کی ''کتاب التوحید'' پر رکھی گئی لیکن اس میں ''ظاہری المذہب'' اور ''اعتزال'' کی قباحتوں کے لئے بھی پوری پوری گنجائش رکھی گئی۔ دوسری طرف ''صراط المستقیم'' کتاب کے ذریعہ رفض کی بھی کھل کر اشاعت کی۔ شیعہ حضرات جو اپنے ائمہ کی شان بیان کیا کرتے ہیں، انہیں صاحبِ وحی و عصمت اور انبیاء کرام سے بھی افضل بتاتے ہیں موصوف نے یہ تمام صفات اپنے پیر جی (سید احمد رائے بریلوی) میں بتادیں بلکہ انہیں اتنا بڑھایا چڑھایا کہ اگرچہ دعویٰ نہیں کیا (یا شاید کر نہ سکے) مگر ہر قدم پر سید المرسلین ﷺ سے بھی افضل و اعلیٰ ہی منوانے کی کوشش کی۔'' (تفصیل کیلئے ملاحظہ کیجئے: برطانوی مظالم کی کہانی)

موصوف نے جہاں شعائرِ اسلامی کو شرک و بدعت سے تعبیر کرنے، عامۃ المسلمین کو مشرک قرار دینے اور خصائص مصطفیٰ ﷺ کے انکار کی روایت کا اجراء کیا وہیں عقیدۂ ختم نبوت پر پہلی ضرب یہ لگائی کہ ساری امت سے علیحدہ ایک نیا عقیدہ ''امکان نظیر'' (یعنی صاحب لولاک، رحمۃ اللعالمین ﷺ کی مثل اور بھی نبی پیدا ہو سکتے ہیں) گھڑا، موصوف کی عبارت ملاحظہ ہو:

''اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں، ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتے، جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔'' (تقویۃ الایمان، ص ۱۱۳) جس پر اس دور کے علماء حق اہل سنت و جماعت نے ''تقویۃ الایمان'' کا بھرپور رد کیا۔ امام الحکمت والکلام، قائد جنگ آزادی 1857ء، علامہ فضل حق خیر آبادی نے ''دہلوی'' کو دہلی کی جامع مسجد میں ''مسئلہ امکان نظیر'' پر مناظرہ میں تاریخی شکست دی اور اس کے رد میں ''امتناع نظیر'' اور ''ابطال الطغویٰ'' وغیرہ کتب تصنیف فرمائیں۔

اس شخص (اسماعیل دہلوی) نے اپنے نظریات کو انگریزی سایۂ عاطفت میں بھرپور

طور پر پروان چڑھایا۔ ہندوستان میں وہابی (اسماعیل دہلوی کے پیروکار) دو فرقوں میں بٹ گئے۔

۱......غیر مقلد (نام نہاد اہل حدیث)، منکرین تقلید و طریقت

۲......دیوبندی، قائلین تقلید و طریقت

ان فرقوں کے تعارف وغیرہ سے اعراض کرتے ہوئے صرف ان کے بعض پیشواؤں کی عقیدۂ ختم نبوت و جہاد مخالفت، خصائص مصطفیٰ ﷺ کے انکار اور انگریز وفاداری کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

قاسم نانوتوی دیوبندی: موصوف زبردستی کے بانی دارالعلوم دیوبند ہیں، اپنے طائفہ میں ''قاسم العلوم والخیرات'' مشہور ہیں، عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق موصوف کا نظریہ ملاحظہ فرمائیں: ''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب سے آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس، ص3) مزید لکھتا ہے: ''اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔'' (تحذیر الناس، ص25)

یاد رہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں جب قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی بحث جاری تھی اس وقت قادیانی خلیفہ مرزا ناصر نے یہی کتاب اپنے حق میں پیش کی تھی۔

رشید احمد گنگوہی دیوبندی: یہ دیابنہ کے ''قطب عالم'' ہیں۔ نص قرآنی کے مطابق ''رحمۃ اللعالمین'' رسول خدا ﷺ ہی کی ذات والا ہے اور اس پر اجماع امت ہے مگر یہ صاحب ایک نئی گمراہی لائے، لکھتے ہیں: ''لفظ ''رحمۃ اللعالمین'' صفت خاصہ رسول ﷺ نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔'' جناب خود کو علماء ربانیین میں داخل مانتے ہیں اور اسی لئے ان کے چہیتے شاگرد خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی نے موصوف کیلئے ''میزاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علی العالمین'' لکھا ہے۔ (دیکھئے تذکرۃ الرشید) نیز جناب کی انگریز وفاداری خود انہی کی زبانی ملاحظہ ہو جسے ان کے سوانح نگار مولوی عاشق الٰہی

میرٹھی نے نقل کیا ہے: ''میں (رشید احمد گنگوہی) جب حقیقت میں سرکار (برٹش گورنمنٹ) کا فرماں بردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہیں ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار (برٹش گورنمنٹ) مالک ہے، اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔'' (تذکرۃ الرشید، ج1، ص80)

اشرفعلی تھانوی دیوبندی: یہ صاحب دیوبندی طبقۂ فکر کے ''حکیم الامت'' اور ''مجدد ملت'' کہلاتے ہیں، یہ کب پیچھے رہنے والے تھے، ان کی کارستانی ملاحظہ ہو، انہوں نے اپنے ایک مرید کو جو خواب اور بیداری میں ان کے نام کا ''کلمہ'' اور ان پر ''درود'' پڑھتا رہا، اس یقینی کفر پر جناب نے جو جواب دیا ملاحظہ ہو: ''اس واقعہ میں تسلی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔'' (رسالہ الامداد، صفر1336ھ)

میں پوچھتا ہوں، کیا ہر وہ شخص جس کا پیر سنت کی اتباع کرنے والا ہو وہ اپنے پیر کے نام کا کلمہ اور اس پر درود پڑھا کرے؟

نذیر احمد دہلوی غیر مقلد: جناب فرقۂ غیر مقلدین کے ''شیخ الکل'' ہیں۔ ان کی انگریز دوستی ان ہی کے سوانح نگار فضل حسین بہاری سے سنئے: ''یہ بھی بتا دینا ضروری ہے کہ میاں صاحب (نذیر احمد دہلوی) بھی گورنمنٹ انگلشیہ کے کیسے وفادار تھے۔ زمانہ غدر 1857ء میں جب کہ دہلی کے بعض مقتدر اور بیشتر معمولی مولویوں نے انگریز پر جہاد کا فتویٰ دیا تو میاں صاحب نے نہ اس پر دستخط کیا نہ مہر، وہ خود فرماتے تھے کہ: ''میاں وہ ہلڑ تھا، بہادر شاہی نہیں تھی، وہ بے چارہ بوڑھا بادشاہ کیا کرتا؟ حشرات الارض خانہ بر اندازوں نے تمام دہلی کو خراب، ویران، تباہ اور برباد کر دیا۔ شرائط امارت وجہاد بالکل مفقود تھے ہم نے تو اس پر دستخط نہیں کیا، مہر کیا کرتے اور کیا لکھتے؟ مفتی صدر الدین خاں صاحب چکر میں آ گئے۔ بہادر شاہ (آخری مغل بادشاہ) کو بھی سمجھایا کہ انگریزوں سے لڑنا مناسب نہیں ہے مگر وہ باغیوں کے ہاتھ کٹھ پتلی ہو رہے تھے، کرتے تو کیا کرتے؟'' (الحیاۃ بعد المماۃ)

ان لوگوں کے نزدیک جنگ آزادی 1857ء ''غدر'' اور مجاہدین ''باغی'' تھے۔

محمد حسین بٹالوی غیر مقلد: یہ فرقۂ غیر مقلدین کی وہ ''عظیم شخصیت'' ہیں جنہوں نے انگریز

حکومت سے اپنے فرقہ کیلئے ''اہل حدیث'' نام الاٹ کرایا تھا۔ موصوف نے ایک کتاب ''الاقتصاد فی مسائل الجہاد'' لکھی، جس کے بارے میں خود اپنے ہی رسالے ''اشاعۃ السنۃ'' میں اپنی کتاب کا تعارف اور عوام غیر مقلدین کی برٹش حکومت کی اطاعت گزاری کا حال یوں شائع کیا: ''1876ء میں ایڈیٹر ''اشاعۃ السنۃ'' رسالہ ''اقتصاد فی مسائل الجہاد'' تالیف کر چکا ہے جس میں قرآن و حدیث اور فقہی دلائل سے ثابت و مدلل ہے کہ اس (برطانوی) گورنمنٹ سے مسلمانوں کا، ہند کے ہوں خواہ روم یا عرب کے مذہبی جہاد جائز نہیں اور اسی سال پنجاب کے عام اہل حدیث نے بذریعہ ایک عرض داشت اپنی عقیدت و اطاعت گورنمنٹ کا اظہار کیا تھا جس پر گورنمنٹ کی طرف سے اس کی تائید و تصدیق میں ایک سرکلر جاری ہوا تھا جو ''اشاعۃ السنۃ'' نمبر 9 جلد 8 میں منقول ہو چکا ہے۔'' (اشاعۃ السنۃ، جلد 9 شمارہ 1، صفحہ 26)

عبداللہ غزنوی غیر مقلد: موصوف نے بھی دعویٔ نبوت کی پوری تیاری کر لی تھی اور الہام و القاء کا ورود کثرت سے ہو رہا تھا لیکن جانے وہ کیا ''ناگزیر وجوہات'' تھیں جو ''اعلان نبوت'' نہ ہو سکا۔ موصوف کے الہامات سے متعلق ان کے سوانح نگار عبدالجبار غزنوی کا بیان ملاحظہ ہو: ''جو الہام اور خوابیں آپ کو کتاب و سنت پر ثابت رہنے اور خلق اللہ کو کتاب و سنت کی طرف بلانے اور تقویٰ اور توکل اور صبر اور خشیت اور زہد و قناعت و ترک ماسوی اللہ اور انابت اور آپ کے مقام امانت میں پہنچنے اور آپ کی حفظ اور نصرت اور مغفرت کے وعدہ پر ہوئے وہ سیکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچتے ہیں۔ ان کو جمع کرنے کیلئے ایک بڑی کتاب چاہیئے۔''

الہامات کی صرف دو (2) مثالیں ملاحظہ ہوں: ''ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ'' یعنی اور البتہ جلدی دے گا تجھ کو تیرا رب پھر تو خوش ہو جاوے گا۔ اور فرماتے تھے، الہام ہوا: ''الم نشرح لك صدرك'' یعنی کیا نہیں کھولا ہم نے تیرا سینہ۔''

بلا کسی تبصرہ کے صرف ایک سوال ختم نبوت پر ایمان رکھنے والوں سے، کہ حبیب

خداﷺ کی شان میں نازل قرآنی آیات کو اپنا الہام قرار دینا کیا معنی رکھتا ہے؟

نیز نیچریت، چکڑالویت (فتنۂ انکارِ حدیث) اور قادیانیت نامی فتنوں نے بھی وہابیت (غیر مقلدیت) کی کوکھ سے جنم لیا ہے، گھر کی گواہیاں ملاحظہ ہوں:

محمد حسین بٹالوی غیر مقلد کے بقول: ''سر سید (بانی نیچریت) کا مذہب اسلامی دنیا کو معلوم ہے کہ عقلی تاویلات اور ملاحدۂ یورپ کے خیالات تھے، چند روز انہوں نے (خود کو) اہلِ حدیث کہلایا۔ (اشاعۃ السنۃ، جلد 19 شمارہ 8)

نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد کے بقول: ''سید احمد خان سی ایس آئی (یہ خطاب سرسید کو برٹش گورنمنٹ کی طرف سے ملا تھا) دعویٰ وہابیت کا کرتے تھے۔'' (ترجمان وہابیہ)

محمد حسین بٹالوی کے بقول: ''قادیان میں مرزا پیدا ہوا تو اس کو بھی اہلِ حدیث کے مولوی حکیم نورالدین بھیروی، جموں اور مولوی احسن امروہوی بھوپالی نے ویلکم یا لبیک کہا، فتنۂ انکارِ حدیث (چکڑالوی مذہب) نے مسجد چینیا نوالی میں جو اہلحدیث کی مسجد ہے جنم لیا چٹو و محکم الدین وغیرہ (جو اہلِ حدیث کہلاتے تھے) کی گود میں نشو نما پایا اور یہی مسجد بانی مذہب چکڑالوی کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا۔'' (اشاعۃ السنۃ، جلد 19، شمارہ 8) (بحوالہ: شیشے کے گھر، ص 24)

نیز مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے: ''عقائد و تعمل کے لحاظ سے دیکھیں تو آپ (مرزا قادیانی) کا طریق حنفیوں کی نسبت اہلِ حدیث سے زیادہ ملتا جلتا ہے۔'' (سیرت المہدی، حصہ دوئم)

سید احمد رائے بریلوی سے مرزا قادیانی تک نبوت کے شوقین، انگریز کے نمک خواروں اور امت کے غداروں کی تفصیلات جمع کی جائیں تو اس موضوع پر ضخیم کتب کا انبار لگ سکتا ہے۔ یہ تفصیل بھی ضروری تھی اس لئے ضمناً مختصراً اس کو ذکر کر دیا اب اصل موضوع یعنی ''مرزا غلام احمد قادیانی دجال'' سے متعلق تفصیل، جس نے باقاعدہ اپنی نبوت کا اعلان کیا اور آج تک اس کے پیروکار امت کیلئے ناسور بنے ہوئے ہیں۔

تعارف: اس کذاب کا انتہائی مختصر تعارف علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری علیہ الرحمہ کے قلم

سے ملاحظہ فرمائیں:

''مرزا غلام احمد قادیانی کی حتمی تاریخ پیدائش تو کسی کو معلوم نہیں، ہاں مرزا صاحب نے ''کتاب البریہ'' میں 1839ء اور 1840ء بتائی ہے لیکن ''تریاق القلوب'' میں 1845ء لکھی ہے۔ اردو اور فارسی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی، عربی اور انگریزی میں ابجد خواں تھے۔ سیالکوٹ کچہری میں بمشاہرہ پندرہ (15) روپے ماہوار چار سال تک محرر بھی رہے، آبائی پیشہ زمینداری تھا۔ آباء واجداد سکھوں اور انگریزوں کے وفادار اور ملازم رہتے آئے تھے۔ والد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ''قانونی مختار کاری'' کا امتحان بھی دیا لیکن فیل ہونے پر تعلیم سے دل اچاٹ ہو گیا، ضعف دل و دماغ تمام عمر جولانی پر رہا، قوت مردمی سے اکثر اوقات محروم رہے، تشنج قلب، اسہال، دردِ سر، دورانِ سر، مالیخولیا اور ذیابطیس وغیرہ امراض موصوف کی زندگی کے ساتھی تھے۔ 26 مئی 1908ء کو لاہور میں موصوف کا شدتِ اسہال یا ہیضہ سے انتقال ہوا'' (برطانوی مظالم کی کہانی)

تعمیرِ نبوت: مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کی بنیاد 1886ء میں رکھنی شروع کی، ابتداً کشف والہام کے دعوے پھر مصلح، محدث، مجدد، مہدی، مسیح موعود، ظلی نبی، بروزی نبی وغیرہ ہونے کے دعوے بتدریج کرتا رہا اور 1901ء میں حقیقی نبوت کا دعویٰ کیا، ملاحظہ کیجئے:

☆ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء، ص 11)

☆ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین، خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ، اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم، ص 62)

ہفوات مرزا: مرزا کے واہیات دعوے اور بیہودہ پیشن گوئیاں بے شمار ہیں اختصار کے ساتھ چند قارئین کے سامنے پیش ہیں جو مرزا کے دماغی خلل، کھلی گمراہی اور قطعی کفر کا بین ثبوت ہیں۔

☆ وانت من ماءِ نا۔ ترجمہ: اور تو ہمارے پانی سے ہے (اربعین نمبر 2، ص 43)

☆انت منی بمنزلۃ ولدی۔ ترجمہ: تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔(حقیقت الوحی،ص86)

قادیانی کی بکواسات قرآن کریم کے صریح خلاف ہیں،فرمان باری تعالیٰ ہے:
''لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ''(سورۂ اخلاص:3)ترجمہ: نہ اس کی کوئی اولاد(ہے)اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔(کنز الایمان)

☆خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔(تتمہ حقیقت الوحی،ص137)

☆پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز(قادیانی)اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کرکے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔(براہین احمدیہ، حصہ پنجم،ص99)

☆حق بات یہ ہے کہ آپ(حضرت مسیح علیہ السلام)سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم)

☆آپ(حضرت عیسیٰ علیہ السلام)کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے،تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم،ص7)

☆آپ(حضرت عیسیٰ علیہ السلام)کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔(انجام آتھم حاشیہ،ص5)

☆عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (کشتی نوح حاشیہ،ص73)

☆حضرت رسول خدا ﷺ کے الہام ووحی غلط نکلی تھیں۔(ازالۂ اوہام،ص288)

قادیانی کی کفریات کے برعکس مسلمانوں کے عقائد انبیاء کرام سے متعلق یہ ہیں:
''انبیاء معصوم ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو گناہوں سے محفوظ رکھا ہے ان سے گناہ سرزد ہو ہی نہیں سکتا،انبیاء کرام شرک،کفر اور ہر اخلاقی برائی سے پاک پیدا کئے گئے ہیں، اپنے نسب وجسم،قول وفعل،حرکات وسکنات وغیرہ میں تمام ایسی باتوں سے منزہ ہوتے ہیں جو باعث نفرت ہوں،نیز انبیاء سے احکام تبلیغیہ میں سہو ونسیان ، غلطی وکوتاہی ناممکن

ہے۔'' (ملخص از بہار شریعت)
☆ مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا بے باپ پیدا ہونا میری نگاہ میں کوئی عجوبہ بات نہیں، حضرت آدم ماں، باپ دونوں نہیں رکھتے تھے، اب برسات قریب آئی ہے باہر جا کر دیکھئے کتنے کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں۔[معاذ اللہ] (جنگ مقدس، ص 7)
☆ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس (22) برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے تھے۔ (ازالہ اوہام، ص 303)

عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق مردود نے قرآن کریم کی کئی صریح آیات کا انکار کیا ہے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رب فرماتا ہے: ''وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا '' (سورہ مریم: 21)
ترجمہ: اور اس لئے کہ ہم اسے (عیسیٰ علیہ السلام کو) لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت۔ (کنز الایمان)

قادیانی کذاب نے بیشمار جگہ خود کو انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل بتایا ہے، ملاحظہ ہو:
☆ اے عزیزو! تم نے وہ وقت پالیا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کیلئے بہت پیغمبروں نے بھی خواہش کی ہے۔ (اربعین نمبر 4، ص 100)
☆ خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ (دافع البلاء)
☆ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے (دافع البلاء، ص 20)

اعجاز کلام الٰہی بیّن حقیقت ہے جس کا انکار آج تک کوئی نہ کر سکا لیکن مرزا کذاب اس کلام عظیم کو سخت زبانی اور گندی گالیاں قرار دیتا ہے، ملاحظہ کیجئے:
☆ قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا، مثلاً زمانہ حال کے مہذبین

کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے (ازالۂ اوہام، ص 26،25)

☆ ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کیے ہیں۔ (ازالۂ اوہام، ص 27)

شاید اس دجال نے کبھی اپنی زبان پر غور نہیں کیا! مرزا کی اخلاقیات کے نمونے ملاحظہ ہوں:

☆ کنجریوں کے بچوں کے بغیر جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے باقی سب میری نبوت پر ایمان لا چکے ہیں۔ (آئینہ کمالات، ص 547)

☆ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔ (نجم الہدیٰ، ص 10)

یہ تو رہی عام مسلمانوں کی بات، قادیانیت کے پرخچے اڑا دینے والی شخصیت حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمہ کے متعلق مرزا کذاب کے الفاظ سنئے:

☆ کذاب، خبیث، بچھو کی طرح نیش زن، اے گولڑہ کی سرزمین! تجھ پر خدا کی لعنت ہو، تو ملعون کے سبب ملعون ہوگئی۔ (نزول المسیح، ص 75)

قرآن پر سخت زبانی کا اعتراض بھی ہے اور پھر اسی قرآن کریم کی بے شمار آیات کو قادیانی نے اپنا الہام بھی قرار دیا ہے، مثالیں ملاحظہ ہوں:

☆ انا اعطینٰك الكوثر۔ (ترجمہ) ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔ (حقیقت الوحی، ص 102)

☆ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً۔ ترجمہ: وہ پاک ذات وہی خدا ہے جس نے ایک رات تجھے (مرزا کو) سیر کرادیا۔ (حقیقت الوحی، ص 78)

مرزا کذاب کو انگریز وفاداری ورثہ میں ملی تھی، خود اپنے باپ اور بھائی کی کار گزاریوں کا حال اپنی کتابوں میں لکھا ہے، اس کی اپنی خدمات بھی کچھ کم نہیں صرف ایک حوالہ اسی کی زبانی ملاحظہ کیجئے:

☆میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ (60) برس کی عمر تک پہنچا ہوں ، اپنی زبان اور قلم سے اہم کام میں مشغول ہوں تا کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال، جہاد وغیرہ کے دور کروں جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔(تبلیغ رسالت، ج7، ص10)

لیجئے قصہ ہی ختم، خود ہی اُگل دیا کہ فتنوں کی یہ بساط بچھائی کیوں۔

مرزا کذاب خود اپنی ہی باتوں کی تکذیب کیا کرتا تھا، مناظروں اور مباہلوں کا چیلنج دینا اور پھر خود ہی منہ چھپاتے پھرنا اس کی عادت ثانیہ تھی، اس خبیث کی بیشمار پیشن گوئیاں آج تک پوری نہ ہوئیں اور نہ قیامت تک ہوں گی، علماء حق نے اس کے ہر فتنہ کا منہ توڑ جواب دیا اور اس جھوٹے نبی کی حالت ہمیشہ ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے'' کی مصداق رہی۔ جھوٹے نبی مرزا قادیانی کی بیشمار پیشگوئیاں جن میں محمدی بیگم سے نکاح، بیٹے کی پیدائش، اپنی عمر طویل، دشمنوں کی ہلاکت وغیرہ جھوٹی ثابت ہو چکی ہیں، لیکن سچے نبی ﷺ کے سچے غلام کی سچی پیشن گوئی اور قادیانی کذاب کی بدترین اور عبرت ناک موت کا حال بھی سنیئے:

مئی 1908ء میں قادیانی دجال مع اپنے چیلے چپاٹوں کے لاہور تبلیغی دورے پر آیا ہوا تھا اور یہیں اس نے اعلان کیا کہ دورہ سیالکوٹ تک کیا جائے گا۔ احمدیہ بلڈنگس (جہاں مرزا ٹھہرا ہوا تھا) سے کچھ فاصلے پر آل رسول حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ محدث علی پوری تردید قادیانیت کیلئے ختم نبوت کے بے شمار پروانوں سمیت خیمہ زن تھے، وہاں قادیانیت کی تبلیغ کیلئے تقاریر ہوتیں اور یہاں حضرت محدث علی پوری علیہ الرحمہ مرزائیت کے بخیہ ادھیڑتے رہے، مسلمان قادیانی کی موت اور اسلام پر نازل اس مصیبت سے چھٹکارے کی دعائیں مانگتے رہے، 22/مئی 1908ء کو شاہی مسجد میں محدث علی پوری علیہ الرحمہ نے دوران وعظ فرمایا: ''میری عادت پیشین گوئی کرنے کی نہیں مگر مجبوراً کہتا ہوں کہ

اگر مرزا کو سیالکوٹ جانے کی طاقت ہے تو وہاں جا کر دکھلائے میں کہتا ہوں کہ وہ وہاں کبھی نہیں جا سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ اس کو توفیق ہی نہیں دے گا کہ سیالکوٹ جا سکے۔'' حضرت محدث علی پوری علیہ الرحمہ تین (3) دن تک یہ اعلان کرتے رہے بالآخر 25 مئی 1908ء کو کھڑے ہو کر فرمایا: ''ہم کئی روز سے مرزا کے مقابلہ میں آئے ہوئے ہیں، پانچ (5) ہزار روپے کا انعام بھی مقرر کیا ہوا ہے کہ جس طرح چاہے وہ ہم سے مناظرہ کرے یا مباہلہ کرے اور اپنی کرامتیں اور معجزے دکھائے لیکن اب وہ مقابلہ میں نہیں آتا لیکن آج میں مجبوراً کہتا ہوں کہ آپ صاحبان سب دیکھ لیں کہ کل 24 گھنٹے میں کیا ہوتا ہے!'' قادیانی کذاب اسی رات اسہال کا شکار ہوا اور دوپہر ہونے تک شدت مرض سے مر گیا یہاں تک کہ مرنے کے بعد بھی پیٹ کی نجاست اس کے منہ سے نکلتی رہی، جو دیکھنے والوں کیلئے باعث عبرت بنی، مگر قادیانی کے پیروکار اس ذلت آمیز موت کو ماننے کے روادار نہیں، لیکن قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر کے الفاظ قادیانی کی بدترین موت کا اندازہ لگانے کیلئے کافی ہیں:

''25 مئی 1908ء یعنی پیر کی شام کو بالکل اچھے تھے...... تو میں نے دیکھا کہ آپ والدہ صاحبہ کے ساتھ پلنگ پر بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے، میں اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا اور پھر مجھے نیند آ گئی۔ رات کے پچھلے پہر صبح کے قریب مجھے جگایا گیا یا شاید لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سے میں خود ہی بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح (کذاب قادیانی) اسہال کی بیماری سے سخت بیمار ہیں اور حالت نازک ہے اور ادھر ادھر معالج اور دوسرے لوگ کام میں لگے ہوئے ہیں، جب میں نے پہلی نظر حضرت مسیح موعود (کذاب قادیانی) کے اوپر ڈالی تو میرا دل بیٹھ گیا کیونکہ میں نے ایسی حالت آپ کی اس سے پہلے نہ دیکھی تھی اور میرے دل پر یہی اثر پڑا کہ یہ مرض الموت ہے۔'' (سیرت المہدی، حصہ اول)

پھر آگے اپنی ماں کا بیان لکھتا ہے:

''کہ حضرت مسیح موعود (کذاب قادیانی) کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا...... اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے

تھے اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کردیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہوگیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہوکر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہوگئی...... حضرت صاحب (قادیانی کذاب) کو اسہال کی شکایت اکثر ہو جایا کرتی تھی جس سے بعض اوقات بہت کمزوری ہوجاتی تھی...... اور آپ اسی بیماری میں فوت ہوئے۔'' (سیرت المہدی، حصہ اول)

فتنۂ قادیانیت کے خلاف علماء اہلسنّت نے سخت جدوجہد کی اور عامۃ المسلمین کے ایمان وعقائد کی حفاظت کیلئے ہر قربانی دی، قادیانی کذاب کی ایک نہ چلنے دی، تحریر و تقریر، مناظرہ ومباہلہ، عدالتی مقدمات ہر سطح پر اس کو منہ توڑ جواب دیا۔ چند جید علماء اہلسنّت کے اسماء گرامی یہ ہیں:

حضرت مفتی غلام دستگیر قصوری، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا خان، مفتی اعظم ہند مفتی مصطفیٰ رضا خان، علامہ غلام قادر بھیروی، پیر غلام رسول امرتسری، قاضی فضل احمد لودھیانوی، شیخ الاسلام مولانا انوار اللہ فاروقی، حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی، علامہ محمد عالم آسی امرتسری، علامہ حیدر اللہ نقشبندی، علامہ کرم الدین دبیر، علامہ محمد حسن فیضی، حضرت شاہ سراج الحق گورداسپوری، مولانا نواب الدین مدراسی، علامہ سید دیدار علی شاہ الوری، صدر الافاضل مفتی سید نعیم الدین مرادآبادی، حضرت سید علی حسین اشرفی میاں، محدث اعظم ہند کچھوچھوی وغیرہم علیہم الرحمہ۔ اس فتنہ کی بیخ کنی کیلئے قربانیاں دینے والے تو بے شمار سعادت مند ہیں سب کا تذکرہ یہاں ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ بہتر جزا دینے والا ہے۔

اکثر مسلم ممالک میں قادیانیت پر پابندی عائد ہے۔ سب سے پہلے افغانستان

میں سرکاری سطح پر اس فرقہ پر پابندی عائد کی گئی ۔ موریشس، مصر، سعودی عرب ، شام، لبنان، عراق، انڈونیشیا، آزاد کشمیر، بنگلہ دیش، مراکش وغیرہ ممالک میں اس فرقۂ باطلہ کی تبلیغ وتشہیر پر مکمل پابندی عائد ہے، نیز رابطہ عالم اسلامی نے اپریل 1973ء میں متفقہ طور پر قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد منظور کی ۔ اس اجلاس میں اسلامی ممالک کی سو 100 / سے زیادہ تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی تھی ۔

پاکستان میں پہلی مرتبہ 1953ء میں قادیانیت کے خلاف تحریک چلی، علماء اہلسنّت نے مسئلہ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کو طشت از بام کیا جبکہ دوسری دفعہ 1974ء میں قادیانیت کے خلاف تحریک چلی اور کامیابی سے ہمکنار ہوئی ۔ قومی اسمبلی میں موجود علماء اہلسنّت (بریلوی) نے آئینی وقانونی طور پر قادیانیوں (احمدیوں/ لاہوریوں) کو کافر قرار دلوانے کی قرارداد پیش کی اور انہیں کافر قرار دلوایا۔ یاد رہے دیوبندی مکتبہ فکر کے مولوی غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم نے باوجود مفتی محمود دیوبندی کے اصرار کے اس قرارداد پر دستخط نہ کیئے ۔

طوالت کے پیش نظر ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں ورنہ پاکستان میں اس تحریک کی تاریخ بہت خونیں ہے ۔ اللہ کریم ہم مسلمانوں کے ایمان وعقائد کی حفاظت فرمائے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر اپنی جان و مال نچھاور کرنے والے جانثاران خاتم النبیین ﷺ پر کروڑوں رحمت ورضوان کی بارشیں برسائے ۔ آمین

ان فتنوں خصوصاً فتنۂ قادیانیت سے متعلق تفصیلی معلومات کیلئے مطالعہ کیجئے ۔

برطانوی مظالم کی کہانی عبدالحکیم اختر شاہجہان پوری کی زبانی ...... مطبوعہ: فرید بک سٹال، لاہور

نجد سے قادیان براستہ دیوبند...... مطبوعہ: مکتبۂ قادریہ، سیالکوٹ

عقیدۃ ختم النبوۃ...... مطبوعہ: الادارۃ لتحفظ العقائد الاسلامیہ، کراچی

☆......☆......☆